احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

سوموار 3 فروری 2003ء

روزنامہ

الفضل

ٹیلی فون نمبر 213029 C P.L 29

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

سوموار 3 فروری 2003ء 1423 ہجری - 3 تبلیغ 1382 ہش جلد 53-88 نمبر 29

سمندری سفر کی پیشگوئی

حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:

رویا میں میری امت کے وہ لوگ مجھے دکھائے گئے جو جہاد فی سبیل اللہ کیلئے سمندری سفر کریں گے جس طرح بادشاہ سوار ہوتے ہیں- اس پر حضرت ام حرامؓ نے عرض کی کہ میرے لئے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مجھے ان میں سے بنا دے تو حضور نے ان کیلئے دعا کی-

(صحیح بخاری کتاب التعبیر باب الرویا بالنہار حدیث نمبر 6486)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

جب میں نے کتاب براہین احمدیہ تالیف کی تو اس وقت مجھے چھپوانے کی استطاعت نہ تھی- میں نے جناب الٰہی میں دعا کی تو ان الفاظ میں جواب آیا- کہ بالفعل نہیں- چنانچہ ایک مدت تک باوجود ہر ایک طور کی کوششوں کے کچھ بھی سرمایہ طبع کتاب میسر نہ ہو سکا- اور لوگوں کو باوجود تحریک اور شائع کرنے اشتہارات کے دیر تک کچھ توجہ نہ ہوئی- غرض اسی طرح الہام پورا ہوا جس طرح کہ بتلایا گیا تھا- یہاں تک کہ لوگوں کی عدم توجہی نے اس الہام پر اطلاع رکھنے والوں کو تعجب میں ڈالا- اور جن لوگوں کے پاس یہ پیشگوئی بیان کی گئی تھی ان کے دل پر اس واقعہ کی بہت تاثیر ہوئی- اس الہام کی اطلاع شیخ حامد علی اور لالہ شرمپت کھتری اور میاں جان محمد امام (بیت) اور دوسرے اور کئی لوگوں کو قادیان کے رہنے والوں میں سے قبل از وقت دی گئی تھی جو حلفاً بیان کر سکتے ہیں- اور یہ الہام عرصہ بیس سال سے کتاب براہین احمدیہ میں درج ہے- دیکھو صفحہ 225-

جب اس الہام پر جو ابھی میں نے (-) ذکر کیا ہے کچھ دیر گزر گئی اور براہین احمدیہ کے طبع کرانے کا شوق حد سے بڑھا اور کسی کی طرف سے مالی امداد نہ ہوئی تو میرے دل پر صدمہ پہنچنا شروع ہوا- تب میں نے اسی اضطراب کی حالت میں دعا کی- اس پر خداوند قدیر اور کریم کی طرف سے یہ الہام ہوا (-) یعنے کھجور کا پیڑ یا اس کی شاخوں میں سے کوئی شاخ ہلا- تب تر و تازہ کھجوریں تیرے پر گریں گی- مجھے بخوبی یاد ہے کہ اس الہام کی خبر میں نے مولوی ابوسعید محمد حسین صاحب کو بھی دی تھی- اور اس ضلع کے ایک اکسٹرا اسسٹنٹ کو بھی جس کا نام حافظ ہدایت علی تھا- اور کئی اور لوگوں کو بھی اطلاع دی (-) غرض قبل اس کے کہ الہام کے پورا ہونے کے آثار ظاہر ہوں- خوب اس کو مشتہر کیا- اور پھر اس الہام کے بعد دوبارہ بذریعہ اشتہار لوگوں میں تحریک کی- مگر اب کی دفعہ کسی انسان پر نظر نہ تھی اور پوری نومیدی ہو چکی تھی- اور صرف الہام الٰہی کی تعمیل مدنظر تھی- سو قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ اشتہارات کے شائع ہوتے ہی بارش کی طرح روپیہ برسنے لگا- اور کتاب چھپنی شروع ہو گئی- یہاں تک کہ چار حصے کتاب براہین احمدیہ کے چھپ کر شائع ہو گئے- اور لاکھوں انسانوں میں اس کتاب کی شہرت ہو گئی-

(تریاق القلوب - روحانی خزائن جلد 15 ص 228)

فضل عمر ہسپتال کے نادار مریض

آپ کی فوری توجہ کے مستحق ہیں

❂ فضل عمر ہسپتال نادار اور مستحق افراد کو مفت علاج معالجہ کی سہولت فراہم کرتا ہے- ہر سال ہزاروں مریض اس سہولت سے فائدہ اٹھا رہے ہیں ملک میں بڑھتی ہوئی مہنگائی اور ادویات کی قیمتوں میں غیر معمولی اضافہ کے باعث دن بدن ایسے مریضوں کی تعداد میں اضافہ ہو رہا ہے اس لئے مد امداد مریضان میں رقم کی فوری ضرورت ہے تا ایسے دکھی مریض علاج و معالجہ سے محروم نہ رہیں-

مخیر حضرات کی خدمت میں دردمندانہ درخواست ہے کہ وہ فوری طور پر اپنے صدقات اور عطیات مد آمد مریضان فضل عمر ہسپتال بھجوائیں اور دکھی انسانیت کی خدمت میں اپنا کردار ادا کریں- اللہ تعالیٰ آپ کو اس کی توفیق دے اور آپ کی خدمت کو قبول فرمائے- آمین ثم آمین

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

تاریخ احمدیت منزل بہ منزل

مرتبہ ابن رشید

دین اور انسانیت کی خدمت کا سفر

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کا دور

خلافت سے قبل آپ کے حالات اور خدمات

15 نومبر 1909ء قادیان میں حضرت ام ناصر صاحبہ کے بطن سے ولادت باسعادت

1910ء بچپن میں بیماری اور معجزانہ شفا۔ حضرت اماں جان نے بچپن سے ہی آپ کی تربیت فرمائی۔

17 اپریل 1922ء حفظ قرآن کی تکمیل۔ جس کی تاریخ حافظ قرآن (1340ھ) نکلی۔ اس سال کے رمضان میں تراویح میں قرآن شریف سنایا۔

_____ حضرت سید سرور شاہ صاحب سے عربی اور اردو کی تعلیم پائی پھر مدرسہ احمدیہ میں داخل ہوئے۔

27 دسمبر 1927ء قادیان میں جلسہ گاہ کو وسیع کرنے کے تاریخی وقار عمل میں شرکت

1927ء حضرت مصلح موعود کے قائم کردہ ریز روفنڈ تحریک کے لئے جدوجہد۔

جولائی 1929ء پنجاب یونیورسٹی سے مولوی فاضل کا امتحان پاس کیا۔ پنجاب بھر میں تیسرے نمبر پر رہے۔

1934ء گورنمنٹ کالج لاہور سے بی اے کی ڈگری حاصل کی۔

2 جولائی 1934ء حضرت مصلح موعود نے آپ کا نکاح حضرت سیدہ منصورہ بیگم صاحبہ سے پڑھا۔ 5راگست کو برات مالیر کوٹلہ گئی اور 6راگست کو واپس پہنچی۔ 8راگست کو ولیمہ ہوا۔

6 ستمبر 1934ء اعلیٰ تعلیم کے حصول اور دجالی فتنہ کی پامالی کے سامان جمع کرنے کی غرض سے انگلستان روانگی۔

1935ء آپ نے لندن سے سہ ماہی ''الاسلام'' جاری کیا۔

4 جولائی 1936ء لندن سے قادیان آمد۔ 17 ستمبر کو دوبارہ انگلستان کے لئے روانگی۔

9 نومبر 1938ء تکمیل تعلیم کے بعد قادیان واپسی۔

20 نومبر 1938ء جامعہ احمدیہ میں پروفیسر کی حیثیت سے تقرری۔

جنوری 1939ء تقویم ہجری شمسی کی ترویج سے متعلق کمیٹی کے ممبر رہے۔

فروری 1939ء تا اکتوبر 1949ء مجلس خدام الاحمدیہ کے صدر رہے۔

مارچ 1939ء پروگرام جلسہ جوبلی اور تیاری لوائے احمدیت کی کمیٹیوں کے ممبر رہے۔

جون 1939ء تا اپریل 1944ء جامعہ احمدیہ کے پرنسپل رہے۔

اکتوبر 1939ء مجلس خدام الاحمدیہ کے صدر کی حیثیت سے آپ نے مجالس کے دورے شروع کئے۔

26 دسمبر 1939ء لوائے خدام الاحمدیہ کی حفاظت کی خاطر عہد کا مسودہ تیار کیا۔

مئی 1940ء تا اکتوبر 1940ء تعلیم الاسلام ہائی سکول کے ہیڈ ماسٹر رہے

20 فروری 1944ء حضرت مصلح موعود نے ہوشیار پور میں اپنے مصلح موعود ہونے کا اعلان کرنے کے بعد اس کمرہ میں جا کر 35 احباب کے ساتھ اجتماعی دعا کروائی جہاں حضرت مسیح موعود نے چلہ کشی کی تھی۔ حضرت مرزا ناصر احمد صاحب بھی ان میں شامل تھے۔

10 مارچ 1944ء حضور نے دین کی خاطر اپنی زندگی وقف کردی۔

22 مئی 1944ء تا نومبر 1965ء پرنسپل تعلیم الاسلام کالج (قادیان، لاہور، ربوہ) رہے۔

فروری 1945ء حضرت مصلح موعود نے آپ کو مجلس مذہب و سائنس کا نائب صدر مقرر فرمایا۔

1945ء تا 1946ء یونیورسٹی اکیڈمک کونسل کے ممبر رہے۔

جولائی 1947ء حد بندی کمیشن کیلئے خدمات۔

ستمبر 1947ء قادیان سے احمدی آبادی کے انخلاء کے لئے خدمات۔

16 نومبر 1947ء قادیان سے ہجرت کر کے پاکستان آئے۔

21 نومبر 1947ء بحیثیت صدر خدام الاحمدیہ پاکستان کے نام پہلا پیغام جاری کیا۔

19 فروری 1948ء تحریک جدید پاکستان کے ڈائریکٹر بنے۔

19 جون 1948ء تعمیر ربوہ کمیٹی کے ممبر بنے۔

اکتوبر 1949ء تا 1954ء خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے نائب صدر رہے اس وقت صدر حضرت مصلح موعود خود تھے۔

جون 1948ء تا جون 1950ء فرقان بٹالین میں خدمات، اس کے فوجی اشارات میں آپ ''فاتح الدین'' کہلاتے تھے۔

یکم اپریل 1953ء 1953ء کے مارشل لاء میں آپ اور صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب کی گرفتاری۔

28 مئی 1953ء قید سے رہائی۔

7 نومبر 1954ء صدر مجلس انصار اللہ بنے۔

مئی 1955ء تا نومبر 1965ء آپ صدر صدر انجمن احمدیہ کے عہدہ پر فائز رہے

19,18 نومبر 1955ء مجلس انصار اللہ کا پہلا سالانہ اجتماع آپ کے دور میں ربوہ میں ہوا۔

20 فروری 1956ء آپ نے دفتر مجلس انصار اللہ مرکزیہ کا سنگ بنیاد رکھا۔

1958ء آل پاکستان باسکٹ بال ٹورنامنٹ کا آغاز آپ کی کوششوں سے ہوا جو 1966ء میں آپ کے نام سے موسوم ہوا۔

1959ء تا نومبر 1965ء افسر جلسہ سالانہ کی حیثیت سے خدمات

نومبر 1960ء ماہنامہ ''انصار اللہ'' کی اشاعت آپ کے دور صدارت میں شروع ہوئی۔

1964ء آپ بیت مبارک میں ہفتہ میں دو دن درس قرآن دیتے رہے۔

18 اکتوبر 1964ء آپ کے دور میں پہلی اردو کانفرنس تعلیم الاسلام کالج ربوہ میں منعقد ہوئی۔

پبلشر آغا سیف اللہ - پرنٹر قاضی منیر احمد طبع شدہ ضیاء الاسلام پریس - مقام اشاعت دارالنصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت تین روپے

پیشگوئی مصلح موعود کی ایک علامت ''اسیروں کی رستگاری کا موجب'' بڑی شان سے پوری ہوئی

تحریک بہبودیٔ کشمیر کے لئے جماعت احمدیہ کی انتھک اور بے لوث خدمات کا اعتراف

مسئلہ کشمیر سے میرا گہرا تعلق ہے اور اس سانحہ کا زخم میرے دل پر ہے (حضرت مصلح موعود)

مرتبہ: مولانا دوست محمد شاہد صاحب مؤرخ احمدیت

جناب ڈاکٹر سلام الدین نیاز سابق وزیر قانون آزاد کشمیر اپنی حقیقت افروز کتاب ''ان کہی داستان کشمیر'' (مطبوعہ کلاسک لاہور ستمبر 1992ء) کے صفحہ 207 تا 220 میں تحریر فرماتے ہیں:۔

کشمیر کمیٹی کا قیام

24/ جولائی 1931ء کو میاں سر فضل حسین کی دعوت پر شملہ میں مسلمانان ہند کے سربرآوردہ زعماء کا ایک کل ہند جلسہ بلایا گیا۔ 25/ جولائی 1931ء کو نماز ظہر کے بعد اجلاس شروع ہوا جس میں ڈاکٹر علامہ محمد اقبال' خواجہ سلیم اللہ نواب آف ڈھاکہ' مرزا بشیر الدین محمود' خواجہ حسن نظامی' مولانا ابوالکلام آزاد' نواب سر ذوالفقار علی خان' نواب کنج پورہ' میاں نظام الدین' ڈاکٹر انصاری' سید محسن شاہ' مولانا شوکت علی' خان بہادر شیخ رحیم بخش' شیخ صادق حسن' مولانا اسمٰعیل غزنوی' مولانا عبدالرحیم درد' مولانا نورالحق' مولانا عبدالمجید سالک' سید حبیب شاہ مدیر سیاست اور ڈاکٹر سیف الدین کچلو وغیرہ نے شرکت کی۔ صوبہ کشمیر کی نمائندگی مولوی عبدالرحیم' صوبہ جموں کے اللہ رکھا ساغر اور صوبہ سرحد کے صاحبزادہ عبداللطیف نے کی۔ اس طرح آل انڈیا کشمیر کمیٹی کی داغ بیل پڑی۔ اس کے صدر میاں بشیر الدین محمود اور سیکرٹری مولانا عبدالرحیم درد منتخب ہوئے۔ انتخاب کے بعد ریاست کے تازہ حالات بیان ہوئے اور تمام امور پر بڑی تفصیل سے بحث کی گئی۔ فیصلہ ہوا کہ:۔

کشمیر کمیٹی کے فیصلے اور لائحہ عمل

1۔ ''آل انڈیا کشمیر کمیٹی'' کشمیر کے متعلق تمام معاملات اور روزمرہ کام اپنے ہاتھ میں لے کر اسے پایہ تکمیل تک پہنچائے اور اس وقت تک یہ مہم جاری رکھے جب تک ریاست کے مسلمانوں کو ان کے جائز حقوق حاصل نہ ہو جائیں۔

2۔ ''مسلمانان ہند کو کشمیری مسلمانوں کی حالت زار سے آگاہ کرنے کے لئے 14/ اگست 1931ء کو کشمیر کمیٹی ملک بھر میں ''یوم کشمیر'' منائے اور مصیبت زدگان کشمیر کے لئے فراہمی چندہ کی اپیل کرے۔

3۔ وائسرائے ہند اور پولیٹیکل ڈیپارٹمنٹ کو اصل حالات سے آگاہ کر کے غیر جانب دارانہ اور آزادانہ تحقیقات کرائے اور اگر ضرورت ہو تو مہاراجہ کشمیر سے مل کر ان کو صورت حال سے آگاہ کرے کیونکہ ممکن ہے وزرائے ریاست ان تک غلط واقعات پہنچاتے ہوں۔

4۔ ''برطانوی پارلیمنٹ میں کشمیر کا سوال اٹھانے کی کوشش کی جائے تاکہ برطانوی گورنمنٹ کو مجبور کیا جائے کہ کشمیر کے باشندوں کو تمام بنیادی حقوق دلائے جن سے وہ محروم ہیں۔''

آل انڈیا کشمیر کمیٹی نے محسوس کیا کہ تہذیب کے موجودہ دور میں بھی ریاست میں مسلمانوں کا کوئی پریس نہیں' نہ انہیں پریس لگانے کی اجازت ہے نہ اور ایسی کوئی صورت موجود ہے۔ جس سے آئینی طریقوں سے رعایا حکومت تک اپنے مطالبات و خیالات پہنچا سکے۔ مذہبی آزادی سے بھی اہل کشمیر محروم ہیں۔ اگر کوئی شخص مسلمان ہو جائے تو نہ صرف اس کی منقولہ و غیر منقولہ جائیداد ضبط کر لی جاتی ہے بلکہ اس کے بیوی بچوں کو بھی چھین لیا جاتا ہے' اسے زمین کے مالکانہ حقوق سے محروم کر دیا جاتا ہے۔ زمینداروں کو زمین کے مالکانہ حقوق نہیں دیئے جاتے۔ کیونکہ مہاراجہ اپنے آپ کو ریاست کی زمینوں کا واحد مالک سمجھتا ہے۔ تعلیم یافتہ مسلمانوں کو ملازمت میں تین فیصد سے بھی کم حصہ دیا جاتا ہے' حالانکہ ریاست میں مسلمانوں کی آبادی اسی فیصد سے زائد ہے۔

کشمیر کمیٹی کی تشکیل اور اس کے فیصلوں کو نہ صرف کشمیر کے طول و عرض میں خوشی اور مسرت کے ساتھ سنا گیا' بلکہ ہندوستان کے ہر طبقے کے مسلمانوں نے اسے سراہا اور مکمل تعاون کی پیش کش کی۔ ابتداء میں اس کمیٹی نے اہل کشمیر کو تحریک چلانے اور اسے جاری رکھنے کے لئے کھلے دل سے اقتصادی امداد بہم پہنچائی۔ جوں جوں ریاستی حکومت کے جبر و تشدد میں اضافہ ہوتا گیا' اہل کشمیر نے سینہ تان کر مقابلہ کیا۔ ظلم و ستم میں اضافے کے پیش نظر کشمیر کمیٹی نے فیصلہ کیا کہ ریاست میں جتھے بھیجے جائیں۔ حکومت کشمیر نے کوہالہ پل پر جتھوں کو آگے بڑھنے سے روکا۔ یہ جتھے سری نگر پہنچ کر اعلان کرنا چاہتے تھے کہ ہم مطلق العنانیت کا خاتمہ اور غلامی کی زنجیروں کو توڑنا چاہتے ہیں اور کشمیریوں کی آزادی کے خواہشمند ہیں.........

کشمیریوں کے لئے پریس کا کردار

جب اللہ تعالیٰ کا فضل شامل حال ہو تو تمام بگڑے ہوئے کام خود بخود سنورنے لگتے ہیں اور ناساز حالات سازگار ہوتے چلے جاتے ہیں۔ ''آل انڈیا کشمیر کمیٹی'' کے معرض وجود میں آنے پر گوجرانوالہ کے خان بہادر رحیم بخش ریٹائرڈ ڈیسٹشن جج سیسل ہوٹل شملہ میں مقیم تھے۔ انگلستان کے مشہور اخبارات و جرائد کے نامہ نگار مسٹر لیسی جو خان بہادر صاحب کے ذاتی دوست تھے' دہلی کے مشہور انگریزی روزنامہ ''سٹیٹس مین'' کے بھی خصوصی نمائندہ تھے۔ چنانچہ مسٹر لیسی نے ''آل انڈیا کشمیر کمیٹی'' کے قیام' عہدیداروں کے نام اور دیگر ضروری کوائف کی مفصل خبر روزنامہ سٹیٹس مین کے علاوہ ولایت کے اخبارات کو بھی بھجوا دی اور ساتھ ہی وعدہ کیا کہ آل انڈیا کشمیر کمیٹی کی جو بھی خبر ان تک پہنچے' ملکی و غیر ملکی اخبارات کو بھیج دی جایا کرے گی۔ مسلم قومی جرائد نے بھی مظلوم مسلمانان جموں و کشمیر سے عملی ہمدردی کا ثبوت دینا شروع کر دیا۔ روزنامہ ''انقلاب'' لاہور متواتر مسلمانان کشمیر کی داستان مظلومیت کی تشہیر کر رہا تھا اور ہندوستان کی رائے عامہ کو کشمیریوں کے حق میں ہموار کر رہا تھا۔ اس کے علاوہ پنجاب کے دیگر قابل ذکر اخبارات خصوصاً سیاست' زمیندار' الامان' الفضل' سن رائز' ایسٹرن ٹائمز' مسلم آؤٹ لک' اور لائٹ نے بڑے زور دار مقالے لکھے۔ روزنامہ ''انقلاب'' چونکہ پیش پیش تھا' اس لئے ریاست نے ارادہ کیا کہ اس پرچے پر عدالت میں مقدمہ چلایا جائے۔ آل انڈیا کشمیر کمیٹی کو اس کی اطلاع ملنے پر صدر نے روزنامہ ''انقلاب'' کو تار دیا کہ:۔

''مجھے یہ سن کر مسرت ہوئی ہے کہ حکومت کشمیر ''انقلاب'' کے خلاف مقدمہ چلانا چاہتی ہے۔ اگر ایسا ہوا تو ہمیں موقع ملے گا کہ ہم کشمیر کے مظالم کو انگریزی عدالت میں بے نقاب کر سکیں۔ میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ آپ کو اس سلسلے میں کشمیر کمیٹی کی مکمل تائید و حمایت حاصل رہے گی۔''

اہل کشمیر سے وعدہ

حضرت مصلح موعود نے 27 دسمبر 1931ء کو جلسہ سالانہ پر فرمایا:۔

''کشمیر ڈے'' مقرر کیا گیا۔ جس کی کامیابی میں ہماری جماعت نے بہت کام کیا ہر جگہ بڑے بڑے جلوس نکلے۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ ہندوستان کے ایک سرے سے لے کر دوسرے سرے تک کشمیر کے مسلمانوں کی ہمدردی کا احساس پیدا ہو گیا۔ اس کے بعد برابر یہ کام جاری رہا اور موجودہ حالت ایسی ہے کہ مکمل کامیابی میں بعض روکیں نظر آتی ہیں مگر میں نے اپنے نفس سے اقرار کیا ہے اور طریق بھی یہی ہے کہ مومن جب کوئی کام شروع کرے تو اسے ادھورا نہ چھوڑے۔ میں نے کشمیر کے مسلمانوں سے وعدہ کیا ہے کہ جب تک کامیابی حاصل نہ ہو جائے خواہ سو سال لگیں ہماری جماعت ان کی مدد کرتی رہے گی اور آج میں اعلان کرتا ہوں کہ کل' پرسوں' ترسوں' سال' دو سال' سو دو سو سال جب تک کام ختم نہ ہو جائے ہماری جماعت کام کرتی رہے گی یہ ہمارا کشمیر کے مسلمانوں سے وعدہ ہے۔ حضرت عمرؓ کے زمانہ میں ایک حبشی غلام نے ایک قوم سے یہ معاہدہ کیا تھا کہ فلاں فلاں رعائتیں تمہیں دی جائیں گی۔ جب اسلامی فوج گئی تو اس قوم نے کہا' ہم سے تو یہ معاہدہ ہے۔ فوج کے افسر اعلیٰ نے اس معاہدہ کو تسلیم کرنے میں لیت و لعل کی تو بات حضرت عمرؓ کے پاس گئی۔ انہوں نے فرمایا مسلمان کی بات جھوٹی نہ ہونی چاہئے خواہ غلام ہی کی ہو مگر یہ غلام کا نہیں بلکہ جماعت کے امام کا وعدہ ہے۔ پس ہماری جماعت کو مسلمانان کشمیر کی امداد جاری رکھنی چاہئے جب تک کہ ان کو اپنے حقوق حاصل نہ ہو جائیں خواہ اس کے لئے کتنا عرصہ لگے اور خواہ مالی اور خواہ کسی وقت جانی قربانیاں بھی کرنی پڑیں۔

(انوار العلوم جلد 12 ص 404)

سیکرٹری آل انڈیا کشمیر کمیٹی نے بھی ''انقلاب'' کو ایک تار بھجوایا کہ:-

''یہ خبر کہ حکومت کشمیر ''انقلاب'' پر مقدمہ چلانے والی ہے محض دھمکی معلوم ہوتی ہے- اگر ایسا ہوا تو آل انڈیا کشمیر کمیٹی ''انقلاب'' کی امداد و حمایت کرے گی-

ان تاروں کا اخبارات میں شائع ہونا تھا کہ ریاست کے حکام گھبرا گئے چنانچہ ریاست نے یہ ارادہ ترک کر دیا-

3/اگست 1931ء کو آل انڈیا کشمیر کمیٹی نے مہاراجہ ہری سنگھ کو یہ تار دیا کہ:-

''براہ کرم نواب سر ذوالفقار علی خان' نواب محمد ابراہیم خان آف کنج پورہ- جناب خواجہ حسن نظامی' خان بہادر شیخ محمد ابراہیم اور مولانا محمد اسمٰعیل غزنوی پر مشتمل ایک وفد کو اجازت دیں کہ وہ کشمیر کی موجودہ صورت حال کے سلسلے میں اگلے مہینے کی کسی تاریخ کو آپ کی خدمت میں حاضر ہو-''

15/اگست کو وزیر اعظم کشمیر کی طرف سے اس تار کا جواب بذریعہ تار صدر کمیٹی کو یہ ملا کہ:-

''صورت حال پر پوری طرح قابو پا لیا گیا ہے اور حالات اب اصل حالت میں ہیں- غیر جانبدارانہ تحقیقات ہو رہی ہیں ایسے موقع پر کسی وفد کے آنے سے لازماً از سر نو جوش پیدا ہو جائے گا- اس لئے افسوس ہے ہز ہائی نس آپ کی درخواست منظور نہیں کر سکتے-''

وفد کے لئے جن زعماء کے نام تجویز کئے گئے تھے' وہ مسلمانوں میں ہر دلعزیز ہونے کے علاوہ اس پائے کے تھے کہ انہیں سیم وزر سے خریدا نہ جا سکتا تھا- مہاراجہ نے اس وفد سے ملاقات سے انکار کر کے وہ خطرہ مول لیا جس کا خمیازہ اسے بہت جلد بھگتنا پڑا- ادھر آل انڈیا کشمیر کمیٹی کو اس انکار سے زبردست تقویت ملی جس کا مظاہرہ 14 اگست 1931ء کے ''کشمیر ڈے'' کے موقع پر ہوا- کمیٹی کے وفد کو کشمیر جانے سے اس لئے روکا گیا تھا کہ جہاں کشمیری عوام بڑی جرأت کا مظاہرہ کر رہے تھے' وہاں بعض ریاستی خواص کے حوصلے گولی چلنے اور تشدد اور بربریت کے واقعات سے قدرے متزلزل نظر آتے تھے- اگر وفد چلا جاتا تو ان کے حوصلے یقیناً اور بلند ہو جاتے اسی سے مہاراجہ ڈرتا تھا' لیکن جو نمائندگان شملہ کانفرنس کے بعد کشمیر پہنچے انہوں نے کشمیریوں کو بتایا کہ

1-''ہندوستان کے تمام مسلمان اور پریس آپ لوگوں کے ساتھ ہیں- اور وہ ہر مشکل مرحلے پر ہماری امداد کے لئے پہنچیں گے اور اس وقت تک دم نہ لیں گے جب تک ہمیں ہمارے بنیادی حقوق نہ دلوا لیں- ان نمائندوں کی واپسی پر کام میں تیزی اور نئی زندگی پیدا ہو گئی-''

کمیٹی کی رکنیت سازی

آل انڈیا کشمیر کمیٹی کے قیام کی خبریں شائع ہوتے ہی اکابرین برصغیر اس کے رکن بننا شروع ہو گئے' چنانچہ چند ہی ایام کے اندر مولانا یعقوب خان ایڈیٹر لائٹ مولانا حسرت موہانی کان پور- ڈاکٹر شفاعت احمد خاں الہ آباد' حاجی سیٹھ عبداللہ ہارون کراچی- مسٹر ایم- ایچ- ایس سہروردی کلکتہ- مولانا شفیع داؤدی پٹنہ- صاحبزادہ مولانا ابوظفر وجیح الدین' کلکتہ- ڈاکٹر ضیاء الدین' میاں جعفر شاہ پشاور بھی کمیٹی کے ممبر بن گئے اور **نہایت مختصر مدت میں ہندوستان کے ہر صوبے اور ہر فرقے کے اکابر نے کشمیر کمیٹی کی ممبری قبول کر کے اسے مسلمانان ہند کی حقیقی نمائندہ جماعت بنا دیا-**

مختلف صوبوں کی لیجسلیٹیو کونسلوں اور مرکزی لیجسلیٹیو اسمبلی کے مسلمان ممبروں کے علاوہ دیوبند کے شیخ الحدیث مولانا سید میرک شاہ' جمعیت اہلحدیث کے نامور لیڈر مولانا محمد ابراہیم سیالکوٹی اور مولانا اسمٰعیل غزنوی' خواجہ حسن نظامی اور مولانا ابوالحمید ظفر' مولانا حسرت موہانی' مولانا داؤدی اور ڈاکٹر شفاعت احمد' ملک برکت علی' مشیر حسین قدوائی اور ڈاکٹر ضیاء الدین ابنائے کشمیر اور کشمیریوں کے دیرینہ محسنوں میں سے علامہ ڈاکٹر سر محمد اقبال' میاں امیر الدین' سید محسن شاہ' شیخ صادق حسن وغیرہ' اور مدیران اخبار میں سے مولانا غلام رسول مہر' مولانا عبدالمجید سالک' مولانا یعقوب خان' مولانا مظہر الدین' **مولانا سید حبیب' مولانا ظفر علی خان اور مولانا نور الحق غرضیکہ ہر طبقے اور مکتب فکر کے زعماء نے اس کمیٹی میں شامل ہو کر ثابت کر دیا کہ صرف یہی کمیٹی تمام مسلمانان برصغیر ہند کی نمائندہ تنظیم ہے جس پر آل انڈیا مسلم کانفرنس' آل انڈیا مسلم کشمیری کانفرنس اور دیگر انجمنوں اور اداروں نے بھی تائید و تعاون کا اعلان کر دیا-**

کمیٹی کے اغراض و مقاصد

آل انڈیا کشمیر کمیٹی کے اغراض و مقاصد میں آئینی ذرائع سے مسلمانان کشمیر کو ان کے جائز حقوق دلوانا' تحریک حریت کے دوران جو مسلمان جیلوں میں محبوس کئے گئے تھے ان کی قانونی امداد کے لئے معزز و مقتدر وکلاء کو کشمیر بھیجنا اور تحریک کے کارکنوں کی مالی امداد کرنا وغیرہ شامل تھا- ان مساعی کے علاوہ حضرت علامہ اقبال مرحوم و مغفور مظلومین کشمیر کی امداد کے لئے ذاتی سطح پر بھی ہر ممکن طریقے سے کوشاں رہے- علامہ موصوف کے نواب صاحب بھوپال حمید اللہ خان کے ساتھ نہایت مخلصانہ تعلقات تھے اور نواب صاحب بھوپال مہاراجہ ہری سنگھ کے گہرے دوست تھے- علامہ نے ان کے ذریعے مہاراجہ کشمیر کو مجبور کیا کہ کشمیریوں کے آئینی اور جائز مطالبات کو تسلیم کیا جائے- شیر کشمیر شیخ محمد عبداللہ' سردار گوہر رحمٰن وغیرہ سیاسی قیدیوں کو رہا کر کے موقع دیا جائے کہ وہ اپنا مافی الضمیر پیش کر سکیں- علامہ اقبال ان دنوں آل انڈیا مسلم کانفرنس کے صدر بھی تھے- اس پلیٹ فارم پر بھی وہ وقتاً فوقتاً سیاسیات کشمیر پر اظہار خیال فرماتے رہے' جس کا خاطر خواہ نتیجہ نکلا- ریاستی عوام کی شکایات سمندر پار کے ممالک میں بھی زبان زد خاص و عام ہو گئیں اور حکومت کشمیر کے لئے ان شکایات کو ٹالنا اور بزور طاقت عوامی تحریک کو بلا فکر نتائج کچلتے چلے جانا مشکل ہو گیا- کشمیر کمیٹی کے پیہم اصرار کے باعث حکومت ہند کا معاملات کشمیر میں دخل دینا ناگزیر ہو گیا- ان حالات و واقعات کے پیش نظر حکومت کشمیر کو مجبوراً نومبر 1931ء کے آخری دنوں میں مسلمانان ریاست کی شکایات اور مطالبات کے لئے ایک آزاد کمیشن مقرر کرنے کا اعلان کرنا ہی پڑا- اس کمیشن کے تقرر میں حکومت ہند کا بھی بڑا دخل تھا-

ابتداء میں آل انڈیا کشمیر کمیٹی نے اہل کشمیر کو تحریک چلانے کے لئے اقتصادی امداد دینا شروع کی- باشندگان کشمیر کی بیش قیمت قربانیوں پر کمیٹی نے شہداء کے پسماندگان اور مجروحین کے لواحقین کے لئے فوری مالی امداد کا اہتمام کیا- زخمیوں اور بیماروں کے علاج کا انتظام کیا- کشمیر کے گوشے گوشے میں عوامی تنظیمیں قائم کیں اور وسیع مالی اعانت مہیا کر کے اہل کشمیر کو اپنی جدوجہد **آزادی کو جاری رکھنے کے قابل بنایا- صدر کمیٹی نے اپنے وسیع وسائل اور ذرائع کو کام میں لاتے ہوئے نہ صرف ریاست اور ہندوستان میں بلکہ سمندر پار ملکوں میں بھی کچھ ایسے انداز سے تشہیر و اشاعت کرائی جس سے جرائد' عمائد اور حکمران بھی متاثر ہوئے بغیر نہ رہ سکے اور کشمیریوں کی مظلومیت زبان زد عام ہو گئی- برطانوی پارلیمنٹ میں سوال ہونے شروع ہو گئے-** سیکرٹری آل انڈیا کشمیر کمیٹی نے برطانوی ہند کے پولیٹیکل سیکرٹری سے ملاقات کی- وہ اس قدر متاثر ہوا کہ خود صدر کشمیر کمیٹی سے ملاقات کے لئے آیا- اور موصوف کو وائسرائے ہند سے ملاقات کی استدعا کی- اس طویل ملاقات میں کشمیر کے متعلق تمام معاملات وائسرائے کے سامنے رکھے گئے- سر سکندر حیات خان ان دنوں گورنمنٹ میں ذمہ دار عہدے پر فائز تھے- انہوں نے صدر و اراکین کمیٹی کو کھانے پر مدعو کیا- وہاں بھی کشمیریوں کے معاملات پر گفتگو ہوئی اور یوں گورنمنٹ آف انڈیا اور صوبائی حکومت پنجاب کے تمام حلقوں میں باشندگان ریاست کا نقطہ نظر بڑے احسن طریق سے پیش ہو گیا- اور حکومت ہند پورے انہماک سے اس مسئلے میں دلچسپی لینے لگی- انگلستان میں بھی پورے زور و شور سے کشمیر کے متعلق کام شروع کیا گیا- مولانا فرزند علی صاحب نے جو پارلیمنٹ اور پریس کے حلقوں میں احترام کی نظروں سے دیکھے جاتے تھے' ممبران پارلیمنٹ اور پریس کو ہموار کیا' چنانچہ **پارلیمنٹ میں آل انڈیا کشمیر کمیٹی کا نہ صرف ذکر آیا بلکہ سوالات تک پوچھے گئے اور بعض ممبروں نے ہر طرح کی امداد کا وعدہ بھی کیا-**

مظلوم کشمیریوں کی داستان

ادھر کشمیر کمیٹی مظلومین کشمیر کی مظلومیت کی داستان دنیا اور دنیا والوں کو سنانے میں مصروف تھی' ادھر اندرون ریاست حکومت کے جبر و ستم میں روز بروز اضافہ ہو رہا تھا- اہل کشمیر نے سینہ تان کر ان مظالم کا مقابلہ جاری رکھا- اس سے متاثر ہو کر کشمیر کمیٹی نے فیصلہ کیا کہ ریاست میں جتھے بھیجے جائیں- پہلے پہل یہ جتھے سیدھے سری نگر پہنچے لیکن بعد میں حکومت نے ان کو کوہالہ پل پر آگے بڑھنے سے روک دیا- انہوں نے اعلان کیا کہ ہم کشمیر میں مطلق العنانیت کا خاتمہ اور غلامی کی زنجیروں کو توڑنا چاہتے ہیں اور کشمیریوں کی آزادی کے خواہشمند ہیں- یہ ایجی ٹیشن بڑے زوروں سے جاری تھی کہ آل انڈیا کشمیر کمیٹی نے 14/اگست 1931ء کو کشمیر ڈے منانے کا اعلان کر دیا-

بہر حال' حکومت ہند اور حکومت کشمیر بڑے غور سے اس اعلان کے ردعمل کا انتظار کر رہی تھی- اس دن کو کامیاب بنانے کے لئے اخبارات اور کشمیر کے ہمدردوں کا تعاون حاصل کرنے کی تحریک شروع کی گئی- 14/اگست کو سارے ہندوستان اور برما میں کشمیر ڈے پورے اہتمام سے منانے کے متعلق ایک اپیل اخبارات کو بھیجی گئی- پمفلٹ' کشمیر ڈے کا پروگرام' مطبوعہ اگست 1931ء کے مطابق ہندوستان کے مسلمانوں کو مخاطب کر کے کہا گیا تھا کہ:-

''مسلمانوں کو یاد رکھنا چاہئے کہ ان کے 32 لاکھ بھائی بے زبان جانوروں کی طرح طرح' طرح کے مظالم کا تختہ مشق بنائے جا رہے ہیں جن زمینوں پر وہ ہزاروں سال سے قابض تھے' ان کو مہاراجہ کشمیر اپنی ملکیت قرار دے کر ناقابل برداشت مالیہ وصول کر رہا ہے- درخت کاٹنے' مکان بنانے' بغیر اجازت زمین فروخت کرنے کی اجازت بھی نہیں- اگر کوئی شخص کشمیر میں مسلمان ہو جائے تو اس کی جائیداد ضبط کر لی جاتی ہے' بلکہ اس کے اہل و عیال تک اس سے زبردستی چھین کر الگ کر دیئے جاتے ہیں- ریاست کی حدود میں کہیں جلسہ کرنے کی اجازت نہیں- انجمن بنانے کی اجازت نہیں' اخبار نکالنے کی اجازت نہیں- غرض اپنی اصلاح اور ظلموں پر شکایت کرنے کے سامان بھی ان سے چھین لئے گئے ہیں- وہاں کے مسلمانوں کی حالت اس شعر کے مصداق ہے-

نہ تڑپنے کی اجازت ہے نہ فریاد کی ہے
گھٹ کے مر جاؤں یہ مرضی میرے صیاد کی ہے

جب اس صورت حال کے سلسلے میں جموں کے مسلمانوں نے ادب و احترام کے ساتھ مہاراجہ صاحب کے پاس شکایت کی تو بذریعہ تار جموں کے مسلمانوں کے نمائندوں کو بلوایا گیا کہ مہاراجہ صاحب کے پاس اپنی معروضات پیش کریں۔ لیکن کئی دن تک ''آج نہیں' کل'' کرتے ہوئے ان کی شکایات سننے کے بجائے انہیں جیل خانے میں ڈال دیا گیا' جن میں سے کئی بے گناہ عرصہ دراز تک جیلوں میں پڑے سڑتے رہے۔ کشمیر کے ان مسلمانوں کے سینے جو صرف ایک ہمدرد کشمیر کے مقدمے کی کارروائی سننے کی خواہش کے مجرم تھے' گولیوں سے چھلنی کر دیئے گئے۔ ان غریب قیدیوں اور بے کس مجرموں اور خاموشی سے جان دینے والوں کا صرف یہ قصور تھا کہ وہ مسلمان کہلاتے تھے اور انہیں اب یہ احساس ہونے لگ گیا تھا کہ ہم بھی انسان ہیں۔ پس' آج ہر ایک مسلمان جو ہندوستان کے کسی گوشے میں رہتا ہے' اس سے امید کی جاتی ہے کہ وہ 14 راگست کو جلسہ کرائے یا جلسے میں شامل ہو اور اس صورت حال کے خلاف احتجاج کرے' کیونکہ جموں و کشمیر کے 32 لاکھ مسلمانوں کی آواز جو غلامی کے شکنجے میں کسے ہوئے بری طرح کراہ رہے ہیں' کسی خیر خواہ ملت کو آرام وچین سے سونے نہیں دے سکتی۔''

پروگرام یہ طے پایا کہ ہر جگہ جلوس نکالے جائیں۔ ان میں ہر فرقے اور ہر مکتب فکر کے لوگوں کو شامل ہونے کی دعوت دی جائے اور وسیع پیمانے پر مطالبہ کیا جائے کہ:-

ہم راجہ کو تخت سے اتروانا نہیں چاہتے ہم صرف مسلمانوں کو ابتدائی اور بنیادی انسانی حقوق دلانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ جائز حقوق کا مطالبہ ہرگز ہندو مسلم سوال نہیں ہے۔''

درآں حالیکہ مفسد اس کو فرقہ وارانہ رنگ دینا چاہتے ہیں' قراردادیں پاس کی جائیں جن میں توہین قرآن مجید' خطبے کے روکنے کی ناپاک کوشش اور بے گناہوں پر گولی چلانے کے واقعات پر نفرت کا اظہار کیا جائے۔ حکومت برطانیہ سے آزاد اور غیر جانبدار تحقیقاتی کمیٹی کے تقرر کا مطالبہ کیا جائے' مقدمات میں ماخوذ لوگوں کی پیروی کے لئے وکلاء کی مدد حاصل کرنے کی اجازت دی جائے۔ مذہبی آزادی' انجمنیں بنانے کی آزادی اور اخبارات نکالنے کی آزادی دی جائے۔

زمین کے مالکانہ حقوق اور آبادی کے تناسب سے ملازمتوں میں (70) ستر فیصد حصہ دیئے جانے اور مجلس قانون ساز بنائے جانے کے متعلق بھی ریزولیوشن منظور کئے جائیں اور ان کی نقول اپنے صوبہ کے گورنر' وائسرائے ہند اور پریس کو بھجوائی جائیں۔

14 راگست 1931ء کشمیر ڈے

پروگرام کے مطابق سارے ہندوستان اور برما میں 14 اگست 1931ء کو ''کشمیر ڈے'' بڑے تزک و احتشام سے منایا گیا۔ دہلی لکھنؤ' بمبئی' پونا' مدراس' کلکتہ' جالندھر' لاہور' رنگون' پٹنہ' سیالکوٹ' دیو بند' مالا بار' پشاور اور شملہ وغیرہ میں شاندار جلسے ہوئے۔ جن کی مختصر سی تفصیل کچھ اس طرح ہے:-

لاہور کا جلسہ ڈاکٹر علامہ اقبال کی صدارت میں ہوا۔ جلوس اور جلسہ میں ڈیڑھ لاکھ سے زائد افراد نے شرکت کی۔

کلکتہ میں ایچ۔ ایس سہروردی' رکن آل انڈیا کشمیر کمیٹی کی صدارت میں جلسہ ہوا۔ جلوس بھی نکالا گیا۔ پچاس ہزار سے زائد مسلمانوں نے جلوس میں شرکت کی۔

بمبئی میں مولانا شوکت علی کی صدارت میں ایک عظیم الشان جلسہ منعقد ہوا۔ جلوس کے انتظام کے لئے ایک ہزار باوردی رضا کار موجود تھے۔ جلسے اور جلوس میں مسلمانوں کا اتنا بڑا ہجوم اس سے پہلے بمبئی میں کبھی نہ دیکھا گیا تھا۔

پٹنہ میں مولانا شفیع داؤدی ممبر کمیٹی کی صدارت میں جلسہ ہوا۔ مولانا کی اطلاعات کے مطابق صوبہ بہار کے ہر بڑے شہر اور قصبے میں جلسے ہوئے اور دوسرے صوبوں کی طرح یہاں بھی مسلمانوں نے جوش وخروش کا مظاہرہ کیا۔

سیالکوٹ میں آغا حیدر پریذیڈنٹ میونسپل کمیٹی اور صدر لوکل کشمیر کمیٹی کی صدارت میں جلسہ ہوا۔ جلوس میں 75 ہزار سے زائد لوگوں نے شرکت کی۔

دیو بند میں مہتمم دارالعلوم دیو بند کی صدارت میں جلسہ ہوا۔ اور مالابار میں بھی جلسے ہوئے۔

پشاور اور صوبہ سرحد کے دیگر بڑے بڑے شہروں میں جلسے ہوئے۔ اسی طرح دہلی اور شملے میں بھی بڑے شاندار احتجاجی جلسے ہوئے۔

خلاصہ یہ ہے کہ آل انڈیا کشمیر کمیٹی کی تحریک پر ہندوستان کے ایک سرے سے دوسرے سرے تک ہر فرقے اور ہر مکتب فکر کے مسلمانوں نے کشمیر ڈے نہایت شاندار اور پرجوش طریق سے منایا۔ مسلمانوں کے خلاف ڈوگرہ حکومت کی ناانصافیوں اور ستم رانیوں کے متعلق جس اہتمام سے مظاہرے کئے گئے اور مسلمانان کشمیر کو مصائب و آلام کے ہجوم میں جس مخلصانہ رنگ میں ہر طرح امداد کا یقین دلایا گیا' وہ حکومت کشمیر کی آنکھیں کھولنے کے لئے کافی تھا۔

سری نگر میں اس دن مکمل ہڑتال رہی۔ باشندگان ریاست کو ہدایت تھی کہ وہ 14 راگست کو بازوؤں پر ماتمی سیاہ پٹی باندھیں۔ اس ہدایت کی تعمیل ہوئی۔ زیارت نقشبند کے باہر احاطہ قبرستان میں خواتین کا جلسہ ہوا جس میں شیخ محمد عبداللہ اور چودھری غلام عباس نے تقریریں کیں۔ اس کے بعد جامع مسجد میں ایک عظیم الشان جلسہ ہوا۔ شیخ صاحب نے قرآن کریم کی چند آیات تلاوت کیں اور ایک غزل جس کا مطلع

آج تو نے اے فلک کیا حشر ساماں کر دیا
امت مرحوم کو بے جسم و بے جاں کر دیا

اور مقطع

خون ناحق رنگ لائے گا شہیدو ایک دن
حق نے بخشش سے تمہیں تو اہل رضواں کر دیا

پڑھ کر جلسے کی کارروائی شروع کی۔ اس جلسے میں 13 رجولائی 1931ء کے شہداء کے نابالغ بچوں اور بچیوں کو سٹیج پر بلایا گیا۔ ان کی عمریں چھ ماہ سے تین سال کے درمیان تھیں۔ اگرچہ وہ خاموش تھے' تاہم ان کو دیکھتے ہی لوگ جذبات سے مغلوب ہو گئے۔ ان کے صبر کا پیمانہ لبریز ہو گیا اور ہر ایک کی آنکھیں پرنم ہو گئیں۔ اس کے بعد شہداء کے خون آلود کپڑے دکھائے گئے جس سے لوگوں کی آنکھوں سے خون ٹپکنے لگا۔ بعد ازاں یہی خون آلود کپڑے خفیہ طور پر سیالکوٹ بھیجے گئے۔ جو وہاں 12 اور 13 ستمبر 1931ء کی درمیانی شب کو ہونے والے جلسے میں دکھائے گئے۔ کئی قراردادیں باتفاق رائے منظور کی گئیں۔ ایک ریزولیشن میں متعصب وزیراعظم ہری کشن کول کی علیحدگی کا بھی مطالبہ کیا گیا۔ اس دن سری نگر میں ہر مسلمان بازو پر سیاہ پٹی باندھے ہوئے تھا اور پولیس تشدد کے باوجود ''کشمیر ڈے'' بڑے زور وشور سے منایا گیا۔ **آل انڈیا کشمیر کمیٹی کی کوشش اور کشمیر ڈے کی ہمہ گیری نے تحریک حریت کشمیر میں اتنی حرارت پیدا کر دی کہ دنیا بھر میں کشمیر کی داستان مظلومیت ہر ذی شعور انسان کی زبان پر تھی۔''** (صفحہ 207 تا 220)

اخبار ملاپ کا پروپیگنڈا

اخبار ''ملاپ'' لاہور نے حضرت مصلح موعود صدر آل انڈیا کشمیر کمیٹی کے خلاف پراپیگنڈا کرتے ہوئے کہا کہ:-

''قادیان کے خلیفہ جو خالص مذہبی آدمی بنتے ہیں وہ بھی کشمیر کے گلے سے طوق غلامی اتارنے کے لئے لنگر لنگوٹے کس لیتے ہیں .... قادیانی سازش کا نتیجہ ہے کہ کشمیر کے امن پسند اب شورش اور شرارت اور بغاوت کے شرارے بن چکے ہیں۔ اب کشمیری مسلمانوں کو وہ پہلے جیسا صلح جو' میانہ رو اور حلیم الطبع انسان نہ سمجھو بلکہ قادیانی روپے نے' **قادیانی پروپیگنڈا نے اور قادیانی گدی کے خلیفہ کی حرص و آز نے ان کشمیری مسلمانوں کو مرنے مارنے پر تیار کر دیا ہے''**

(کشمیر اور ڈوگرہ راج مولفہ ملک فضل حسین صفحہ 231-232 ناشر ملیحہ پبلیکیشنز صدر روڈ پشاور کینٹ)

جناب کلیم اختر کا اعتراف

جناب کلیم اختر صاحب ریاست جموں و کشمیر کے ایک ممتاز و مرنجاں مرنج بزرگ تھے جنہیں ریاست کی سیاسی جدوجہد کی پوری تاریخ گویا ازبر تھی۔ آپ کی پرمغز تقاریر آزاد کشمیر ریڈیو سے بھی نشر ہوا کرتی تھیں۔

آپ نے اپنی کتاب ''شیر کشمیر'' کے صفحہ 129 (ناشر سندھ ساگر اکادمی لاہور طبع اول 1963ء) میں یہ انکشاف فرمایا کہ:-

''امیر جماعت احمدیہ مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب نے راقم الحروف کو ایک انٹرویو میں 3 دسمبر 1955ء میں فرمایا'' **میرا مسئلہ کشمیر سے گہرا تعلق ہے اور اس سانحہ کا زخم ابھی تک میرے دل پر قائم ہے میں ہر وقت کشمیریوں کی بے بسی پر خون کے آنسو روتا اور اللہ تعالیٰ سے ان کی رستگاری کے لئے دعا گو ہوں''۔**

جناب کلیم اختر اسی تصنیف کے صفحہ 122 پر مزید تحریر فرماتے ہیں:-

''جماعت احمدیہ کی ایک مشہور کتاب ''المبشرات'' (خاکسار کی تالیف۔ دوست محمد شاہد) کے صفحہ 359 پر ایک پیشگوئی کا ذکر ہے جو 31 جولائی 1932ء کے الفضل کے صفحہ سات پر شائع ہو چکی ہے (پیشگوئی کے الفاظ)

''کشمیر کے مسلمان یقیناً غلام ہیں اور ان کی حالت دیکھنے کے بعد بھی جو یہ کہتا ہے کہ ان کو کسی قسم کے انسانی حقوق حاصل ہیں وہ یا تو پاگل ہے یا اول درجہ کا جھوٹا اور مکار۔ ان لوگوں کو خدا تعالیٰ نے بہترین دماغ دیئے ہیں اور ان کے ملک کو دنیا کی جنت بنایا ہے مگر ظالموں نے بہترین دماغوں کو جانوروں سے بدتر اور انسانی ہاتھوں نے اس بہشت کو دوزخ بنا دیا ہے لیکن خدا تعالیٰ کی غیرت نہیں چاہتی کہ خوبصورت پھول کو کانٹا بنا دیا جائے۔ اس لئے اب وہ چاہتا ہے کہ جسے اس نے پھول بنایا ہے وہ پھول ہی رہے اور کوئی ریاست اور حکومت اسے کانٹا نہیں بنا سکتی۔ روپیہ' چالاکی' مخفی تدبیریں اور پروپیگنڈا کسی ذریعہ سے بھی اسے کانٹا نہیں بنایا جا سکتا **چونکہ اللہ تعالیٰ کا منشا یہ ہے اس لئے کشمیر آزاد ہو گا اور اس کے رہنے والوں کو ضرور ترقی کا موقعہ دیا جائے گا''۔**

اخبار ''اصلاح'' کے اغراض ومقاصد

1۔ مسلمانان کشمیر کی مذہبی، اخلاقی، تمدنی اور سیاسی رہنمائی اور بیداری۔
2۔ مسلمانوں میں تعلیم وصنعت کی اشاعت وترویج۔
3۔ مسلم حقوق کی حفاظت۔
4۔ قانون شکن تحریکات کا مقابلہ۔
5۔ اتفاق واتحاد اور تنظیم۔
6۔ بدرسوم کی اصلاح۔

(بحوالہ کشمیر کی کہانی ص 275)

مکرم عبدالغفار ڈار صاحب

تحریک آزادی کشمیر کے راہنما اور ایڈیٹر اخبار "اصلاح"

مکرم چوہدری عبدالواحد صاحب کا ذکر خیر

اخبار و مدیر نے کشمیریوں کے لئے گراں قدر خدمات کی توفیق پائی

مکرم سید محمود احمد ناصر صاحب کا ایک مفصل مضمون روزنامہ "الفضل" 30 اگست 2002ء میں پڑھ کر بہت خوشی ہوئی "الفضل" کی کشمیر خدمات بھی تاریخی ہیں اور تحریک آزادی کشمیر کے بانی حضرت مصلح موعود کے خادموں کا تاریخ کشمیر میں ذکر حضور کی ہی برکت سے ہے اس مضمون میں اپنے استاد مرحوم چوہدری عبدالواحد صاحب کی کشمیر خدمات کا ذکر پڑھ کر زیادہ خوشی ہوئی- اس عاجز کا نام تو دراصل برسبیل تذکرہ ہے-

خاکسار اس بارے میں یہ عرض کرتا ہے کہ احباب جماعت کی کشمیر کاز کے ساتھ وابستگی قائم رہنی چاہئے' تحریک آزادی کشمیر اور اس انتہائی مظلوم و بے کس قوم اور ملک کے لوگوں کو بیدار کرنے میں جو رول آل انڈیا کشمیر کمیٹی کا ہے اس کی بازگشت "الفضل" میں آتی رہنی چاہئے-

چوہدری عبدالواحد صاحب پنجاب کے رہنے والے تھے وہ مدرسہ احمدیہ قادیان کے کسی وقت سکاؤٹ ماسٹر بھی تھے مکرم منیر احمد فرخ صاحب امیر ضلع اسلام آباد کے والد چوہدری عبدالاحد صاحب ایم ایس سی کے بڑے بھائی تھے مجھے اچھی طرح سے علم ہے کہ جب آپ کو سرینگر اخبار اصلاح کا مدیر بنا کر بھیجا گیا تو آپ اس وقت دہلی میں خواجہ حسن نظامی صاحب مرحوم کے ایک مڈل سکول کے ہیڈ ماسٹر تھے میں حضور کے اس انتخاب پر حیران ہوا کرتا ہوں کہ جب سرینگر میں مختلف مراحل سے گزرتا ہوا "اصلاح" دم توڑ رہا تھا چوہدری عبدالواحد صاحب نے اس کی زمام ادارت سنبھالی اور اپنی خداداد صلاحیتوں' محنت شاقہ اور انتہائی لگن کے ساتھ اس ہفت روزہ کو بام عروج تک پہنچایا ہزاروں کی تعداد میں اس کی اشاعت اس وقت کے لحاظ سے حیران کن تھی پھر مسلمانان ریاست جموں وکشمیر کے حقوق کا تحفظ بطور خاص اس کا طرۂ امتیاز تھا جس کا ہمیشہ اعتراف کیا جاتا رہا- مکرم سید محمود احمد ناصر صاحب نے اپنے مضمون مطبوعہ الفضل مورخہ 30/اگست 2002ء میں حضرت مصلح موعود نے ایک تاریخی خطاب میں مخالفین کی فتنہ سامانیوں کا تذکرہ کرتے ہوئے یہ اعلان کیا تھا کہ کشمیر کمیٹی کے ساتھ ان کا تعلق رہے یا نہ رہے حضور ہمیشہ حتی المقدور باشندگان ریاست جموں وکشمیر کی خدمت کرتے رہیں گے کشمیر کاز کے ساتھ حضور کا انتہائی طور پر یہ ایک شغف رہا ہے اور ہفت روزہ "اصلاح" کا اجراء اور اس کی کشمیر خدمات حضور کی خدمات اور حضور کی کشمیر سرپرستی کا ایک حصہ ہے جس کی تفصیلات اگر بیان کروں تو ایک کتاب کی ضرورت ہے جو لکھ تو دی گئی ہے دعا کریں کہ وہ منصۂ شہود پر بھی آ جائے-

میں جب بھی اپنے ملک اور اپنی قوم کے بارے میں سوچتا ہوں تو دکھ ہوتا ہے کہ حضور کی جو بہترین راہنمائی اس قوم کو حاصل تھی اس کا تسلسل قائم نہ رہا پھر حالات ہی ایسے دگرگوں ہو گئے تاہم آل انڈیا کشمیر کمیٹی کے سنہری کارناموں کی بازگشت اخبارات میں آتی رہتی ہے اور حضور کا اسیروں کی رستگاری کا مضمون آئے دن واضح ہوتا رہتا ہے- اس سال اپریل 2002ء میں سرینگر کے ایک مشہور اخبار "چٹان" میں نہایت تفصیل کے ساتھ آل انڈیا کشمیر کمیٹی کی ان خدمات کا اعتراف کیا گیا ہے- یہ بھی آل انڈیا کشمیر کمیٹی کی خدمات کی ایک بازگشت ہے-

کشمیر پر غیر منظم قبائلی حملے کے نتیجے میں بے شک ہری سنگھ اور ڈوگرہ مہاراجہ کو کشمیر چھوڑنا پڑا اور شیخ محمد عبداللہ صاحب نے اقتدار سنبھالا اس نے اقتدار کے حصول کے سلسلہ میں غلط اور تباہ کن راستہ اختیار کر کے اپنے سابقہ سرپرستوں کو اور جو اس کے دست راست تھے ان پر بھی ہاتھ ڈالا اس زمانہ میں ہم ہفت روزہ "اصلاح" کو سہ روزہ بنانا چاہتے تھے بلکہ اپنا پریس بھی لگانے کی پختہ تجویز تھی مگر ہماری پاکستان کے حق میں پالیسی کو شیخ محمد عبداللہ نے برداشت نہیں کیا ڈوگرہ دور ابھی قائم تھا کہ "اصلاح" کو بلیک لسٹ کر دیا گیا- شیخ نے ہمیں اپنا ہمنوا بنانے کی ضرور کوشش کی جو ممکن نہ ہوا لہذا "اصلاح" پر سنسر لاگو کیا گیا- ہم نے اس کا بھی مقابلہ کیا نتیجہ یہ ہوا کہ اس بے خطا آواز کو ہمیشہ کے لئے بند کر دیا گیا! جب ہماری اسیری کی باری آئی تو اسیروں کے رستگار کے بلاوے پر خاکسار جولائی 1948ء سے پاکستان چلا آیا کشمیر کاز کے ساتھ حضرت مصلح موعود کی دل بستگی کی کہانی ایک سچی اور واقعاتی کہانی کے طور پر دہرائی جاتی ہے اور ہمیشہ ہی دہرائی جاتی رہے گی بقول حضور کے۔

اک وقت آئے گا کہ کہیں گے تمام لوگ
ملت کے اس فدائی پہ رحمت خدا کرے

> ✡ وہ عام کام جن کو دنیا میں عام طور پر برا سمجھا جاتا ہے ان کو بھی کرنے کی عادت ڈالی جائے مثلاً مٹی ڈھونا یا ٹوکری اٹھانا ہے کسی چلانا ہے-
> (حضرت مصلح موعود)

سید محمود احمد ناصر صاحب

شاعر کشمیر کی زندگی کا ایک غیر معروف پہلو

پیر غلام احمد مہجور کشمیر کے چوٹی کے شاعر سمجھے جاتے ہیں- مورخ اقوام کشمیر منشی محمد دین فوق ان کے بارہ میں لکھتے ہیں-

سرینگر کے پیرزادگان میں ٹنکی کدل کے پیرزادہ منشی غلام احمد مہجور پیری مریدی کا سلسلہ ترک کر کے ایک عرصہ سے محکمہ بندوبست میں نامور پٹواری کی حیثیت سے مشہور ہیں نہایت علم دوست اور ذی علم ہیں فارسی شاعری کے علاوہ اردو شاعری میں بھی بہت اچھا شعر کہتے ہیں ذوق سخن کے علاوہ فن تاریخ سے بھی آپ کو بے حد دلچسپی ہے کئی کتابوں کے مصنف ہیں جن میں حیات رحیم چھپ چکی ہے ایک کتاب آپ نے پٹواریوں کے متعلق پٹواری کے نام سے لکھی ہے لیکن ان سب سے فائق تر اور مفید تر کتاب جو آپ نے ترتیب دی ہے وہ شعرائے کشمیر کا تذکرہ ہے جس کی دو تین جلدیں راقم مولف کی نظر سے بھی گزر چکی ہیں افسوس ہے یہ کتاب بھی اب تک زیور طبع سے آراستہ نہیں ہو سکی- آپ کے پاس پرانی قلمی کتابوں کا بھی کافی ذخیرہ ہے- اپنی قدیم کتب اور اسی تذکرہ کے سلسلہ میں ترجمان حقیقت ڈاکٹر سر اقبال ایم اے پی ایچ ڈی بیرسٹر ایٹ لا (لاہور) اور نواب حبیب الرحمان شروانی سابق صدر الصدور امور مذہبی (حیدرآباد دکن) سے بھی آپ کی خط وکتابت رہی ہے بلکہ علامہ سر اقبال نے آپ کو ایک مرتبہ لاہور بلوایا بھی تھا لیکن آپ بوجہ عدیم الفرصتی آ نہ سکے تھے-

(تواریخ اقوام کشمیر مصنفہ منشی محمد دین فوق ص 347-346)

پیر غلام احمد مہجور کی زندگی کا ایک خاموش ورق یہ ہے آپ بیسویں صدی کے آغاز ہی میں قادیان میں رہائش پذیر تھے تعلیم کے ساتھ اخبار بدر میں کام بھی کرتے رہے- بیعت کی سعادت پائی آپ کے کچھ اشعار جو بدر اخبار میں شائع ہوئے تھے بطور نمونہ درج ذیل ہیں-

بحمداللہ بحمداللہ نسیم نو بہار آمد
بہ بلبل صد مبارکباد دوقت لالہ زار آمد
ز نور او ہمہ عالم شدہ چوں جنت الماوی
چو آں شاہ جہاں در بوستان شالامار آمد
الا اے منکر ناداں بترس از قہر ربانی
چو می بینی بتائیدش خدائے کردگار آمد
کسوف مہر و ماہ بر آسمان از بہر تصدیقش
نمے بینی کہ ایں برہاں چہ خوب و استوار آمد
زجور چرخ ناہنجار ایں مجور اے سرور
بزیر سایہ تو دل حزین و دل فگار آمد

خاکسار پیر غلام احمد مہجور متوطن کشمیر پرگنہ چراٹھ

(بدر 21 مارچ 1907ء)

ترجمہ:

☆ الحمد للہ' الحمد للہ کہ نسیم نو بہار چلی ہے اور بلبل کو صد مبارک ہو کہ لالہ زار پر (تروتازگی) کا وقت آ گیا ہے-

☆ جب وہ شاہ جہاں شالامار باغ میں آ گیا تو اس کے نور سے سارا عالم جنت الماوی کی طرح ہو گیا-

☆ اے ناداں منکر! اللہ تعالیٰ کے قہر سے ڈر- جبکہ تو دیکھ رہا ہے کہ اس کی تائید میں خدائے کردگار آ گیا ہے-

☆ آسمان پر اس کی تصدیق کے لئے سورج اور چاند گرہن رونما ہوا' تو نہیں دیکھتا کہ کس طرح کی یہ مضبوط اور بہترین دلیل آئی ہے-

☆ اے سردار! یہ مجور زمانہ کے مظالم کی وجہ سے غمزدہ اور زخمی دل کے ساتھ تیرے زیر سایہ آیا ہے-

---

رسالہ "قائداعظم" کی گواہی

صدر جماعت المشائخ سیالکوٹ کلیم احمد دین نے اپنے رسالہ "قائداعظم" بابت ماہ جنوری 1949ء میں لکھا:۔

"اس وقت تمام (۔) جماعتوں میں سے احمدیوں کی قادیانی جماعت نمبر اول پر جا رہی ہے۔ وہ قدیم سے منظم ہے۔ نماز، روزہ وغیرہ امور کی پابند ہے۔ یہاں کے علاوہ ممالک غیر میں بھی ان کے مربی احمدیت کو پھیلانے میں کامیاب ہیں۔ قیام پاکستان کے لئے مسلم لیگ کو کامیاب بنانے کے لئے اس کا ہاتھ بہت کام کرتا تھا۔ جہاد کشمیر میں مجاہدین آزاد کشمیر کے دوش بدوش جس قدر احمدی جماعت نے خلوص اور درد دل سے حصہ لیا ہے اور قربانیاں کی ہیں ہمارے خیال میں (۔) کسی دوسری جماعت نے بھی ابھی تک ایسی جرأت اور پیشقدمی نہیں کی۔ ہم ان تمام امور میں احمدی بزرگوں کے مداح اور مشکور ہیں اور دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں ملک وملت اور مذہب کی خدمت کرنے کی مزید توفیق بخشے"

(بحوالہ زہق الباطل ص 199)

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

تقریب شادی

◌ مکرمہ عائشہ مریم صاحبہ بنت مکرم چوہدری عبدالشکور صاحب نائب وکیل المال ثانی ربوہ کی تقریب شادی مورخہ 11 جنوری 2003ء بروز ہفتہ احاطہ دفاتر تحریک جدید میں ہمراہ مکرم انجینئر مجد الدین صاحب ابن مکرم مبارک مصلح الدین احمد صاحب وکیل التعلیم ربوہ منعقد ہوئی۔ اس موقعہ پر مکرم چوہدری حمید اللہ صاحب وکیل اعلیٰ نے دعا کرائی۔ اگلے روز 12 جنوری 2003ء بروز اتوار احاطہ تحریک جدید میں دعوت ولیمہ کا اہتمام کیا گیا۔ اس موقعہ پر مکرم صاحبزادہ مرزا مسرور احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی ربوہ نے دعا کروائی۔ قبل ازیں ان کے نکاح کا اعلان مکرم راجہ نصیر احمد صاحب ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ نے بیت المبارک میں 31 مارچ 2002ء کو بعوض مبلغ ستر ہزار روپیہ حق مہر پر کیا تھا۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس شادی کو ہر دو مخلص خاندانوں اور جماعت کیلئے برکت کا موجب بنائے اور مثمر بثمرات حسنہ بنائے۔

میڈیکل کے احمدی طلبہ متوجہ ہوں

◌ پاکستان بھر کے تمام میڈیکل کالجز میں زیر تعلیم تمام احمدی طلباء و طالبات خواہ وہ کہیں بھی زیر تعلیم ہوں کے کوائف کی فوری ضرورت ہے۔ اس لئے ان تمام احمدی طلباء، طالبات سے درخواست ہے کہ وہ فوری طور پر اپنے اپنے مندرجہ ذیل کوائف سے نظارت تعلیم کو آگاہ کریں۔

1- نام (طالب علم/طالبہ علم)
2- ولدیت مع ایڈریس گھر (فون نمبر اگر ہے)
3- کالج کا نام
4- کونسے سال میں زیر تعلیم ہیں۔
5- موجودہ ایڈریس (برائے رابطہ)
6- ٹیلی فون نمبر اگر ہے

(نظارت تعلیم)

ماہر امراض نفسیات کی آمد

◌ مکرم ڈاکٹر اعجاز الرحمٰن صاحب ماہر امراض نفسیات مورخہ 16 فروری 2003ء بروز اتوار فضل عمر ہسپتال میں مریضوں کا معائنہ کریں گے۔ ضرورت منداحباب پرچی روم سے رابطہ کر کے اپنا نمبر حاصل کر لیں۔

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

درخواست دعا

◌ مکرم ہادی علی چوہدری صاحب حال نزیل ربوہ تحریر کرتے ہیں کہ میرا بھانجا معظم علی صاحب ابن مکرم چوہدری عبدالغفور صاحب دو سال سے ایک ایکسیڈنٹ کی وجہ سے تاحال بے ہوشی کی حالت میں جرمنی کے ہسپتال میں زیر علاج ہے۔ موصوف محترم چوہدری فرزند علی صاحب مرحوم کا نواسہ ہے۔ احباب جماعت سے اس کی معجزانہ شفایابی کیلئے درخواست دعا ہے۔

◌ مکرم میاں ظفر اللہ صاحب کامران بلاک علامہ اقبال ٹاؤن لاہور آنکھ کی تکلیف کی وجہ سے بیمار ہیں۔ احباب جماعت سے ان کی جلد شفایابی کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

ولادت

◌ مکرم فرحان قریشی صاحب کارکن فضل عمر ہسپتال ربوہ کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ 29 جنوری 2003ء کو پہلی بیٹی سے نوازا ہے۔ بچی کا نام زرؤی فرحان رکھا گیا ہے۔ نومولودہ مکرم قریشی نور الحق تنویر صاحب مرحوم سابق وائس پرنسپل جامعہ احمدیہ کی پوتی اور مکرم ملک ظفر احمد صاحب مرحوم سابق آڈٹ آفیسر تربیلا کی نواسی ہے۔ اس وقت بچی I.C.U میں داخل ہے اور اس کی حالت کے بارے میں تشویش بتائی جاتی ہے۔ تمام احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ بچی کو اپنے فضل سے صحت و سلامتی والی لمبی زندگی عطا فرمائے اور اسے ماں باپ کے لئے قرۃ العین بنائے۔

دعائیہ تقریب و علمی نشست

◌ مورخہ 30 جنوری 2003ء بروز جمعرات نیشنل کالج دارالصدر جنوبی ربوہ میں ایک دعائیہ تقریب اور ڈاکٹر عبدالسلام صاحب کی یاد میں ایک علمی نشست ہوئی جس کے مہمان خصوصی محترم شیخ محبوب عالم خالد صاحب صدر، صدر انجمن احمدیہ پاکستان تھے۔ انہوں نے دعا کروا کے کالج کی نئی سائٹ کا افتتاح کیا اور کالج کے گرلز سیکشن میں بھی دعا کروائی۔ ڈاکٹر عبدالسلام میموریل سوسائٹی کے زیر اہتمام ڈاکٹر صاحب کی یاد میں علمی نشست ہوئی جس میں مکرم پروفیسر منور شمیم خالد صاحب نے ڈاکٹر صاحب کے علمی کارناموں کا تذکرہ کیا بعض طلبہ نے بھی مقالے پڑھے۔ مکرم عبدالسلام اسلام صاحب نے اپنا کلام پیش کیا۔ محترم شیخ محبوب عالم خالد صاحب نے دعا کروائی۔

عالمی خبریں

عالمی ذرائع ابلاغ سے

امریکہ کا عراق کے خلاف وار تھیٹر سج گیا امریکہ نے عراق پر حملہ کیلئے وار تھیٹر تقریباً مکمل طور پر سجا لیا ہے۔ عراق پر تین اطراف سے زمینی، فضائی اور سمندری حملے ہوں گے۔ اس مقصد کیلئے خلیجی ممالک میں امریکہ کے 19 فضائی، بری اور بحری اڈے موجود ہیں۔ 5 سعودی عرب، ایک اردن، 4 مصر میں ہیں۔ خلیج میں تعینات امریکی فوجیوں کی تعداد 60 ہزار ہے جبکہ ایک لاکھ 65 ہزار چند دنوں تک علاقے میں پہنچ جائیں گے 450 طیارے موجود ہیں مزید 400 روانہ کئے جا رہے ہیں۔ 40 سمندری جنگی جہاز موجود ہیں، 80 مزید بھیجے جا رہے ہیں۔ موجودہ جنگی گاڑیوں کی تعداد 406 ہے جبکہ 175 مزید روانہ ہونے والی ہیں۔ 18 ایئر فورس یونٹس کو حملہ کیلئے تیار رہنے کا حکم دیا گیا ہے۔ جنگی پلان کے مطابق امریکی فوج شمال سے ترکی کی طرف سے حملہ آور ہوگی۔ مغرب کی طرف سے حملہ اردن کی طرف سے ہوگا جس کیلئے اردن کی اجازت کا انتظار ہے جو اجازت نہیں دے رہا۔ بڑا حملہ جنوب کی طرف سے ہوگا۔ خلیجی اڈوں سے امریکی فوج فرات و دجلہ کی وادی پر قبضہ کرنے کے بعد بغداد پر حملہ آور ہوگی۔ صرف تین ماہ کی جنگی تیاریوں پر 9 سے 12 ارب ڈالر کا خرچہ ہوا ہے اور آئندہ ہر ماہ ایک ارب ڈالر خرچ ہوگا۔

اٹلی میں 28 پاکستانی گرفتار اٹلی کے شہر نیپلز میں 28 پاکستانیوں کو القاعدہ سے تعلق کے شبہ میں گرفتار کر لیا گیا ہے اور ان کے قبضہ سے دھماکہ خیز مواد حاصل کر لیا گیا ہے۔ گرفتاریاں مافیا کے گڑھ میں واقع ایک اپارٹمنٹ سے عمل میں آئیں۔ اٹلی کے حکام نے دعویٰ کیا ہے کہ گرفتار شدگان سے اردو میں تحریر کردہ مذہبی مواد، پاکستانی اخبارات کے تراشے اللہ اکبر کی تحریر والے کتبے اور 100 موبائل فون برآمد ہوئے ہیں۔ پاکستانی وزارت خارجہ کے ترجمان نے کہا ہے کہ القاعدہ سے تعلق کے الزامات بے بنیاد ہیں۔ گرفتار ہونے والے تمام پاکستانی مزدور ہیں۔ پاکستانی قونصلیٹ کو گرفتار شدگان تک رسائی نہیں دی گئی۔ پاکستان یہ معاملہ اعلیٰ سطح پر اٹھائے گا۔

قندھار میں بم دھماکہ افغانستان کے شہر قندھار میں ایک خوفناک بم دھماکہ میں 19 افراد ہلاک ہو گئے۔ بم ایک پل پر اس وقت پھٹا جب مسافروں سے بھری بس پل پر سے گزر رہی تھی۔ حکام کا کہنا ہے کہ کارروائی القاعدہ جنگجوؤں نے کی۔ کسی گروپ نے ذمہ داری قبول نہیں کی۔

عراقی جرنیلوں کو معافی کی پیشکش عرب ممالک بین الاقوامی برادری سے مل کر صدام حسین کے ساتھی جرنیلوں کو معافی کی پیشکش کرنے پر غور کر رہے ہیں۔ عرب ممالک کی پیشکش کا مقصد نہ صرف عراق بلکہ پورے مشرق وسطیٰ کو جنگ سے بچانا ہے۔ صدام حسین کا تختہ الٹنے کی صورت میں قریباً 100 عراقی جرنیلوں کو مقدمہ سے مستثنیٰ قرار دیا جائے گا اور انہیں ہر جرم معاف کر دیا جائے گا۔

دولت مشترکہ میں پاکستانی رکنیت نیوزی لینڈ نے پاکستان میں جمہوریت کی بحالی کے بعد دولت مشترکہ کی پاکستان کی رکنیت بحال کرانے کیلئے کوششیں تیز کر دی ہیں۔

برطانوی وزیراعظم کا دورہ امریکہ عراق کے مسئلے پر مذاکرات کیلئے برطانوی وزیر اعظم ٹونی بلیئر امریکہ پہنچ گئے ہیں۔ عراقی وزارت خارجہ نے کہا ہے کہ اگر امریکہ کے پاس عراق کے مبینہ وسیع پیمانے پر تباہی پھیلانے والے ہتھیاروں کا ثبوت ہے تو اقوام متحدہ کے حوالے کرے۔

ڈرٹی بم برطانیہ کی انٹیلی جنس نے دعویٰ کیا ہے کہ القاعدہ نے ڈرٹی بم تیار کر لیا ہے۔ دستاویزات حاصل کر کے ان پر ریسرچ کی جا رہی ہے۔ امریکی محکمہ انصاف نے کہا ہے کہ سافٹ ویئر تیار کرنے والی کمپنیوں مائیکرو سافٹ کمپیک اور یو پی ایس نے القاعدہ سے تعلق رکھنے والی تنظیم کو فنڈ ز دیئے ہیں۔ ان کے خلاف مقدمہ کریں گے۔

روس اور پاکستان کے تعلقات روسی وزیر خارجہ نے پاکستان اور بھارت پر زور دیا ہے کہ وہ تصفیہ طلب مسائل مذاکرات کے ذریعے حل کریں۔ روس اور پاکستان کے تعلقات تیسرے ملک کے خلاف نہیں۔

رام مندر بھارت کی دہشت گرد تنظیم وشوا ہندو پریشد نے کہا ہے کہ رام مندر کی تعمیر سے روکا گیا تو خون خرابہ ہوگا۔

آٹھ یورپی ممالک امریکہ کی حمایت میں ہیں جرمنی اور فرانس کا انکار یورپ کے آٹھ ملکوں نے عراق کے معاملے پر امریکہ کی حمایت کرنے کا مطالبہ کیا ہے۔ تاہم فرانس اور جرمنی نے اس کی بدستور مخالفت کی ہے۔ ان آٹھ ممالک نے ایک مشترکہ بیان میں کہا ہے کہ براعظم یورپ کو عراق کے معاملے پر امریکہ کی حمایت کرنی ہے۔ برطانوی اخبار ٹائمز میں شائع ہونے والے اس پیغام پر برطانیہ، اسپین، اٹلی، پرتگال، چیک ری پبلک، پولینڈ، ہنگری اور ڈنمارک کے سربراہوں کے دستخط ہیں۔ ان رہنماؤں کا کہنا ہے کہ یورپ اور امریکہ کے تعلقات کو عالمی امن کیلئے خطرہ بننے والی عراقی حکومت پر قربان کر دینا غلط ہوگا یورپ کے ان 8 ممالک کی طرف سے جاری ہونے والے اس بیان پر فرانس اور جرمنی کے دستخط نہیں ہیں۔ جو عراق پر ممکنہ حملے کی مسلسل مخالفت کر رہے ہیں۔

ملکی خبریں

ملکی ذرائع ابلاغ سے

ربوہ میں طلوع وغروب

سوموار	3فروری	زوال آفتاب :	12-13
سوموار	3فروری	غروب آفتاب :	5-48
منگل	4فروری	طلوع فجر :	5-40
منگل	4فروری	طلوع آفتاب :	7:07

امریکہ میں مقیم پاکستانیوں کیلئے ریلیف

امریکی صدر جارج ڈبلیو بش نے دہشت گردی کے خلاف عالمی مہم میں تعاون پر پاکستان کے کردار کی تعریف کی اور کہا کہ آئی این ایس رجسٹریشن کے پروگرام کے حوالے سے پاکستانیوں کی تشویش سے وہ بخوبی آگاہ ہیں اور اس سلسلے میں انتظامیہ کو ہدایت کی گئی ہے کہ وہ پاکستانیوں کو ریلیف دلانے کیلئے لائحہ عمل تیار کریں صدر بش نے کسی پیشگی پروگرام کے بغیر پاکستانی وزیر خارجہ سے اس وقت ملاقات کی جب وہ وہائٹ ہاؤس میں قومی سلامتی سے متعلق امریکی صدر کی مشیر سے بات چیت کر رہے تھے۔

فیصل آباد اور راولپنڈی کی مسجدوں میں فائرنگ - تین ہلاک

فیصل آباد میں نماز جمعہ کے دوران 2-افراد نے فائرنگ کرکے امام مسجد سمیت دو افراد کو قتل اور 2 کو شدید زخمی کر دیا- اسی طرح مصریال کے علاقے میں خاندانی دشمنی کا بدلہ لینے کیلئے ملزمان نے مسجد میں داخل ہوکر فائرنگ کرکے ایک شخص کو ہلاک کردیا-

پٹرول اور مٹی کا تیل مہنگا

پٹرولیم مصنوعات کی قیمتوں میں ایک بار پھر اضافہ کر دیا گیا ہے- آئل کمپنیز ایڈوائزری کمیٹی کے اجلاس میں پٹرول کی قیمت 32.64 سے بڑھا کر 32.96 روپے فی لیٹر کردی گئی ہے- مٹی کے تیل کی قیمت 70 پیسے فی لیٹر کے اضافہ کے بعد 21.32 روپے لائٹ ڈیزل کی قیمت 77 پیسے فی لیٹر کے اضافے کے بعد 18.30 روپے کردیا گیا ہے-

لیفٹیننٹ جنرل (ر) عبدالقادر بلوچستان کے نئے گورنر

صدر جنرل مشرف نے بلوچستان کے گورنر امیر الملک مینگل کا استعفیٰ منظور کرلیا ہے اور ان کی جگہ کوئٹہ کے حال ہی میں ریٹائر ہونے والے کور کمانڈر لیفٹیننٹ جنرل (ر) عبدالقادر کو نیا گورنر مقرر کر دیا گیا۔

برآمدی قرضوں پر سود کی شرح کم

سٹیٹ بنک آف پاکستان نے برآمدات کے فروغ اور برآمد کنندگان کو سہولت دینے کے ضمن میں ایکسپورٹ ری فنانس سکیم کے تحت دیئے جانے والے برآمدی قرضوں پر مارک اپ (ایکسپورٹ ری فنانس) کی شرح میں 1/2 فیصد کی کمی کر دی ہے یعنی 6فیصد سے کم کر کے 5.5 کردی گئی ہے- اس کا اطلاق کر دیا گیا ہے-

کسی رکن کو ترقیاتی فنڈز نہیں دیئے صوبائی

وزیر قانون راجہ بشارت نے کہا ہے کہ کسی رکن اسمبلی کو فی الحال کوئی ترقیاتی فنڈز جاری نہیں کئے گئے- تعمیر وطن پروگرام کے ذریعے ضلعی سطح پر ترقیاتی منصوبے بنائے جائیں گے- جس کا طریق کار ابھی طے نہیں ہوا حکومتی ارکان کو 50,50 لاکھ کے ترقیاتی فنڈز جاری کئے جائیں گے-

میانوالی سے لاہور جانے والی بس کو حادثہ

5 ہلاک جوہر آباد میانوالی روڈ پر مٹھہ ٹوانہ کے قریب ایک تیز رفتار بس سامنے سے آنے والے ٹرک سے بچتے ہوئے نرالی سے ٹکرا کر درختوں سے جاٹکرائی جس کے نتیجے میں 5- افراد جاں بحق اور 17 شدید زخمی ہوگئے-

سیاسی استحکام کے ذریعہ تعمیر وترقی ممکن ہے

وزیراعلیٰ پنجاب نے کہا ہے کہ سیاسی استحکام کے ذریعے ہی اقتصادی استحکام اور قومی تعمیر وترقی کا حصول ممکن ہے- موجودہ سیاسی نظام ملک میں اقتصادی ترقی اور بیروزگاری پر قابو پانے کا باعث بنے گا- وہ پنجاب اسمبلی میں اراکین اسمبلی سے ملاقاتوں کے درمیان اظہار خیال کرر ہے تھے-

شہریوں نے فارن کرنسی اکاؤنٹس سے رقوم نکلوانا شروع کر دیں

عوام نے فارن کرنسی اکاؤنٹس سے اپنی رقوم نکلوانی شروع کر دی ہیں اور انہوں نے اپنا سرمایہ فارن کرنسی سے پاکستانی روپے میں منتقل کرنا شروع کر دیا ہے- گزشتہ پانچ ماہ کے دوران ملکی وغیر ملکی بنکوں کے ڈیپازٹ میں ایک ارب ڈالر کی کمی ہوئی ہے- ماہرین کے مطابق کرنسی کی عالمی منڈی میں امریکی ڈالر کی قدر میں تیزی سے کمی ہو رہی ہے

قربانی کی کھالوں کے ٹینڈر

لوکل انجمن احمدیہ ربوہ کو عید کے موقعہ پر قربانی کی کھالوں کے لئے ٹینڈر مطلوب ہیں - خواہش مند حضرات اپنے ٹینڈر مورخہ 5 فروری تک دفتر صدر عمومی میں جمع کروادیں- مورخہ 10 فروری کو ٹینڈر شام 6 بجے ٹینڈر دہندگان کی موجودگی میں کھولے جائیں گے-

(صدر عمومی لوکل انجمن احمدیہ ربوہ)

پٹرول کی قیمت میں اضافے کا چارٹ

کوالٹی	موجودہ قیمت	سابقہ قیمت	اضافہ (فیصد)
سپر پٹرول	32.96	32.64	0.98
ہائی آکٹین	36.64	36.83	0.77
کیروسین	21.32	20.82	3.39
لائٹ ڈیزل	18.30	17.53	4.39

روزنامہ الفضل رجسٹرڈ نمبر سی پی ایل 29